www.emarsiya.com

مرثیہ

بے چین دل تھے حضرتِ باقرؑ کی یاد میں
سامان غم تھا فرقۂ پاک اعتقاد میں
تھا جشنِ عید خانۂ اہلِ عناد میں
گویا بہار آئی تھی باغِ مراد میں
خوش تھے کہ بارور شجرِ مدعا ہوا
اک تازہ گل علی کے چمن سے جدا ہوا

دن رات اہلِ شر اسی تدبیر میں تھے آہ
خیرالبشر کا نام مٹا دیں وہ رو سیاہ
پر حق رہ نہ سکتی تھی بے حجتِ الٰہ
بخشا خدا نے جعفرِ صادقؑ کو عز و جاہ
جوہر کشائے تختِ کرامت ہوئے حضور
رونق فزائے تختِ امامت ہوئے حضور

قرباں ملک تھے جعفرِ صادقؑ کی شان پر
حافظ فدا تھے مصحفِ ناطق کی شان پر
مولا تو جان دیتے تھے خالق کی شان پر
معشوق کو بھی ناز تھا عاشق کی شان پر
قائل زباں ہر ایک منافق کی ہوگئی
عالم میں دھوم الفتِ صادق کی ہوگئی

راضی قضا پہ تھا وہ جگر بندِ مرتضیٰ
کرتا ہے ایک شخص یہ وصفِ شہ ہدا
بیمار کوئی آپ کا تھا طفل مہ لقا
دولت سرا پہ انکی عیادت کو میں گیا
حضرت کھڑے ہوئے تھے جھکا میں سلام کو
پایا مگر اُداس امامِ انام کو

www.emarsiya.com

اندر گئے حضور میں ٹھہرا رہا وہیں
دیکھا یہ واپسی میں کہ غم کا اثر نہیں
میں نے کہا کہ شاد رکھے رب العالمیں
شہزادہ خیریت سے ہے اے بادشاہِ دیں
فرمایا وہ مریض جہاں سے گذر گیا
لڑکے کا حال دیکھ کے آیا ہوں مر گیا

پوچھا کہ پہلے رنج تھا اب کیوں نہیں ملال
بولے ہم اہلبیتِ نبی کا یہی ہے حال
غم کا دمِ نزول بھلا کرتے ہیں خیال
نازل وہ ہو گئی تو کیا شکرِ ذوالجلال
تسلیم کس طرح نہ رضا کبریا کی ہو
بندے کا دخل کیا جو مشیت خدا کی ہو

معصوم کی قضائے الٰہی پہ تھی نظر
کیوں کر نہ ہو حسینؑ سے صابر کے تھے پدر
ہے آشکار ہمتِ شبیرؑ نامور
پردیس میں لٹا دیا آباد اپنا گھر
راہِ خدا میں دل کو سنبھالا امام نے
اولاد ذبح ہو گئی آنکھوں کے سامنے

باقرؑ کے لختِ دل کو نہ آیا کبھی غضب
تابع خدا کے حکم کا تھا سرورِ عرب
کرتا تھا صبر ناصرِ دینِ حبیبِ رب
دیتا تھا صدمے آپ کو منصور بے ادب
فرعونِ عصر پھر گیا فخرِ کلیم سے
کینہ تھا سنگ سخت کو دُرِّ یتیم سے

www.emarsiya.com

رہتی تھی اسکو شام سحر فکرِ قتلِ شاہ
جلتا تھا آفتابِ امامت سے روسیاہ
تھی آرزو کہ خانۂ حیدرؑ ہو پھر تباہ
ہوں بے امام خادمِ سلطانِ دیں پناہ

سادات مبتلائے بلائے عظیم ہوں
جعفرؑ ہوں قتل موسیٰؑ کاظم یتیم ہوں

ظالم کو بے گناہ سے منظور تھی دغا
مکار نے عراق میں آخر طلب کیا
کرتا رہا ارادۂ قتلِ شہ ہدا
اعجاز تازہ دیکھ کے کر دیتا تھا رہا

تیغِ ستم نکالتا تھا جب نیام سے
چل سکتا تھا نہ زورِ دعائے امام سے

صد حیف سنگدل کو نہ کچھ اسکا تھا خیال
مہماں مرا ہے گلشنِ باقرؑ کا نونہال
منصور کا بھی ترکِ وفا میں وہی تھا حال
جیسے یزید و ابنِ زیاد زبوں خصال

کس طرح ظالموں نے ستایا حسینؑ کو
لوٹا بلا کے گھر سے شہِ مشرقین کو

حق کے ولی کا دشمنِ جانی تھا روسیاہ
سب آفتوں سے بچکے وطن میں جب آئے شاہ
وہ ظلم ہوگیا کہ مدینہ ہوا تباہ
انگور میں امام کو دلوایا زہر آہ

سرو ریاضِ دیں کا عجب حال ہوگیا
سرسبز باغِ دیں کا پامال ہوگیا